رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۸۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی	**روزنامہ الفضل قادیان**	شرح چندہ پیشگی
تار کا پتہ "الفضل" قادیان	THE DAILY ALFAZL QADIAN.	سالانہ ۔ ششماہی ۔ سہ ماہی

قیمت فی پرچہ ایک آنہ ۔ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵	۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ	یوم جمعہ	مطابق ۴ جون ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۔جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو ضعف اور سر میں چکروں کی ابھی تک شکایت ہے ۔ احباب دُعا فرمائیں ۔ اللہ تعالٰے حضورؐ کو صحت عطا فرمائے ۔

آج مدرسہ احمدیہ میں بصدارت مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل ایک مشاعرہ ہوا ۔ جس میں کئی احباب نے خلافت سے وابستگی ۔ منکرین خلافت کے انجام اور سلسلہ کی تعلیمات کے متعلق اپنی اپنی نظمیں سنائیں ؀

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سزا کا یقینی علم ہونے کے بعد ارتکاب گناہ کی جرأت نہیں ہو سکتی

"تمہارا روزمرہ کا تجربہ ہے ۔ کہ ایک چیز کا مفید ہونا جب ثابت ہو جائے ۔ تو فی الفور اس کی طرف ایک رغبت پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور جب مضر ہونا ثابت ہو جائے ۔ تو فی الفور دل اس سے ڈرنے لگتا ہے ۔ مثلاً جس کو یہ معلوم نہیں ۔ کہ یہ چیز جو میرے ہاتھ میں ہے ۔ یہ سم الفار ہے ۔ وہ اس کو طباشیر یا کوئی مفید دوا سمجھ کر ایک ہی وقت میں تولہ یا دو تولہ بھی کھا سکتا ہے لیکن جس کو اس بات کا تجربہ ہو چکا ہے ۔ کہ یہ تو زہرِ قاتل ہے وہ بقدر ایک ماشہ بھی اس کو استعمال نہیں کر سکتا ۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے کھانے کے ساتھ ہی دُنیا سے رخصت ہو جائیگا ۔ اسی طرح جب انسان کو واقعی طور پر علم ہو جاتا ہے ۔ کہ بلاشبہ خدا موجود ہے ۔ اور درحقیقت تمام قسم کے گناہ اس کی نظر میں قابل سزا ہیں ۔ جیسے چوری ۔ خونریزی ۔ بدکاری ۔ ظلم ۔ خیانت ۔ شرک ۔ جھوٹ جھوٹی گواہی دینا ۔ تکبر ۔ ریاکاری ۔ حرامخوری ۔ دغا ۔ دُشنام دہی دھوکہ دینا ۔ بدعہدی ۔ غفلت اور بدمستی میں زندگی گزارنا ۔ خدا کا شکر نہ کرنا ۔ خدا سے نہ ڈرنا ۔ اس کے بندوں کی ہمدردی نہ کرنا خدا کو پُر خوف دل کے ساتھ یاد نہ کرنا ۔ عیاشی اور دُنیا کی لذات میں بکلی محو ہو جانا ۔ اور منعم حقیقی کو فراموش کر دینا ۔ دُعا اور عاجزی سے کچھ غرض اور واسطہ نہ رکھنا ۔ فروختنی چیزوں میں کھوٹ ملانا ۔ یا کم وزن کرنا ۔ یا نرخ بازار سے کم بیچنا ۔ ماں باپ کی خدمت نہ کرنا ۔ بیویوں سے نیک معاشرت نہ رکھنا ۔ خاوند کی پورے طور پر اطاعت نہ کرنا ۔ نامحرم مردوں یا عورتوں کو نظر بد سے دیکھنا ۔ یتیموں ضعیفوں ۔ کمزوروں درماندوں کی کچھ پروا نہ کرنا ہمسایہ کے حقوق کا کچھ بھی لحاظ نہ رکھنا ۔ اور اس کو دکھ دینا ۔ اپنی بڑائی ثابت کرنے کے لئے دوسرے کی توہین کرنا ۔ کسی کو دل آزار لفظوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک قرضہ ایک لاکھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ ایک لاکھ روپیہ مخلصین جماعت سے بطور قرضہ حسنہ جمع کیا جائے۔ جو پانچ سال میں واپس دیا جائیگا جو دوست اس قدر عرصہ کے لئے قرض نہ دے سکتے ہوں۔ وہ اس سے کم عرصہ کے لئے قرض دیں۔ مگر یہ عرصہ ایک سال سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ اس قرضہ میں ایک سو روپیہ اور اس سے اوپر کی رقمیں (حتی الوسع پورے سینکڑوں میں) قبول کی جاتی ہیں۔ قرضہ کی رقم زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہوتی ہے۔ جو دوست تنہا ایک سو روپیہ دینے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں۔ وہ کسی اور دوست کے ساتھ ملکر اس تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔

اس تحریک میں ابھی بہت گنجائش ہے۔ مخلص احباب جماعت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ حصہ لے کر عنداللہ مشکور و عنداللہ ماجور ہوں ؂

ناظر بیت المال قادیان

ضرورتِ قرضہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بعض ضروری عمارتوں کی تعمیر کے لئے اڑھائی تین ہزار روپیہ قرض کی ضرورت ہے۔ اس کے عوض میں انجمن کی کوئی ایسی غیر منقولہ جائداد رہن رکھ دی جائے گی جس سے ایک معقول رقم نفع کی ملتی رہے۔ سفیدی اور معمولی شکست و ریخت بحساب مرتہن ہو گی۔ باقی تمام موجبات بذمہ راہن ہوں گے۔ جو دوست اپنا روپیہ نفع پر لگانا چاہتے ہوں۔ وہ خاکسار کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔ ناظر بیت المال قادیان

وصیت کرنے کی اہمیت واضح کی جائے

جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء سے جدید وصایا کی آمد نسبتاً کم ہو رہی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عہدہ داران وصایا کی اہمیت کو اچھی طرح سے ہر احمدی تک نہیں پہونچاتے۔ ابھی تک جماعت کا کثیر حصہ غیر موصی ہے۔ علاقہ بار یعنے منٹگمری جھنگ۔ سرگودہ۔ لائل پور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ میں احمدیوں کی آبادی کافی ہے۔ احمدی زمیندار کافی زمینوں کے مالک ہیں۔ اگر ان علاقوں میں جدید وصایا کے متعلق مبلغین سلسلہ اور انسپکٹر صاحبان بیت المال اور مقامی عہدہ داران وصیت کے متعلق احمدی زمینداروں کو خاص توجہ دلائیں۔ اور وصیت کی ضرورت اور اہمیت کو خاص طور پر بتایا جائے۔ تو مجھے امید ہے۔ کہ کافی جدید وصایا آسکتی ہیں۔ بہتر صورت یہ ہے کہ ہر خواندہ احمدی تک وصیت کی ایک کاپی پہونچانے کا انتظام کیا جائے۔ اور تمام احمدیہ مساجد میں رسالہ الوصیت درس کے طور پڑھ کر سنایا جائے۔ تاکہ ہر احمدی خواندہ اور ناخواندہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام کا اچھی طرح سے علم ہو جائے۔ عہدہ داروں کو جس قدر رسالہ الوصیت کی کاپیاں درکار ہوں۔ ان کے لکھنے پر فوراً بھیجی جاسکتی ہیں ؂

سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان

درخواستہائے دُعا:۔ ملک نورالدین صاحب جہانگیر نے بی۔ اے کا ملک غلام محمد صاحب نے ایف۔ اے کا اور محمد لسین صاحب ابن محمد عثمان صاحب لکھنؤ نے انٹرمیڈیٹ فائنل کا امتحان دیا ہے۔ علاوہ ازیں عبدالرحیم صاحب پراچہ بھیروی کا لڑکا محمد عبدالوحید بعارضہ ٹائیفائڈ فیور سخت بیمار ہے۔ احباب سب کے لئے دُعا فرمائیں ؂

قابلِ شکریہ معاونین "الفضل"

الفضل کی مالی مشکلات میں جو دوست دست اعانت بڑھا رہے ہیں۔ وُہ نہ صرف ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ بلکہ احباب جماعت کی دعاؤں کے بھی۔ کیونکہ وُہ پریس کو مضبوط کر کے جماعت کی طاقت میں اضافہ کا موجب ہو رہے ہیں۔ گزشتہ اعلان کے بعد حسب ذیل احباب نے توجہ فرمائی ہے۔

(۱) جناب محمد حسین صاحب گلوب نیشنل ٹینری کلکتہ ۱۵ روپے۔

(۲) جناب میر اسحاق علی صاحب امیر جماعت احمدیہ محبوب نگر تین خریدار

دیگر احباب بھی اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور اس طرف متوجہ ہوں (مینیجر)

رباعیاتِ حسن

سب کا رب

وُہ جو سرچشمہ ہے ہر اک آس و امید کا ہو گیا آزاد جو قیدی ہے اسکی قید کا
کوئی بھی اسکی ربوبیت سے مستغنی نہیں عمر کا بھی رب وہی ہے جو ہے داتا زید کا

خاتم النبیینؐ

محمد مصطفےٰؐ فخرِ دو عالم مکرم اور معظم اور مُسلّم
نہیں خود ختم لیکن انبیاء کے ہمیشہ کے لئے ہیں آپ خاتم

قادیان

قادیاں تو درسگاہِ علم القرآن ہے بحرِ ناپیدا کنارِ علم والعرفان ہے
تیرے اجزائے عناصر کہہ رہے ہیں صاف صاف "ق" ہے قرآن کا باقی جو ہے "ادیان" ہے

کامل ارادت

بدلتے دیکھے ہیں باہم کسید کے حالات دعا سے ٹلتے ہیں اکثر وعید کے حالات
نہ ہو جو پیر سے کامل ارادت و اخلاص درست ہو نہیں سکتے مرید کے حالات

احباب وی پی کی وصولی کیلئے تیار رہیں

جن اصحاب کے نام قیمت کی وصولی کے لئے اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان سے گزارش ہے کہ وُہ تکلیف اٹھا کر بھی قیمت بذریعہ منی آرڈر یا معرفت دفتر محاسب ارسال فرمادیں۔ یا پھر وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ کیونکہ کاغذ وغیرہ کی گرانی کی وجہ سے اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ (مینیجر)

319

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

سرحدی علاقہ کے مسلمانوں کا ہندوؤں سے حسنِ سلوک

اس وقت جبکہ سرحد میں شورش برپا ہے۔ امن مفقود ہے۔ جنگ و جدال جاری ہے۔ اغوا اور ڈاکہ وغیرہ کی وارداتوں کی وجہ سے ہندو پریس سرحدی افغانوں کو نہ صرف مطعون کرنے میں مشغول ہے۔ بلکہ یہ بھی مطالبہ کر رہا ہے۔ کہ حکومتِ ہند اس علاقہ کو فتح کرکے اس کی آزادی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دے۔ حالانکہ اس قسم کی وارداتیں جبکہ بحالتِ امن ہر ملک اور ہر علاقہ میں ہوتی رہتی ہیں۔ تو بحالتِ جنگ ان کا رونما ہونا کوئی غیر معمولی بات نہیں ہے ؛

اگرچہ کوئی امن پسند انسان اب بھی انہیں پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ لیکن یہ بھی کوئی انصاف ہے۔ کہ چند ایک اشخاص کی مجرمانہ سرگرمیوں کی بناء پر تمام قوم کو گشتنی اور گردن زدنی قرار دے دیا جائے۔ اور برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا جائے کہ اس نے غلامی اور محکومی کا جو پٹہ ہندوستانیوں کے گلے میں ڈال رکھا ہے۔ اس سے بھی زیادہ سخت آزاد سرحدی علاقہ کے مسلمانوں کے گلے میں ڈال دے۔ اور وہ بھی اس صورت میں جبکہ سرحدی مسلمان ہندوؤں کے ساتھ حسنِ سلوک کی نہایت قابلِ تعریف مثالیں پیش کر رہے ہیں۔ اور اغوا کی وارداتوں کے انسداد کے لئے انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔

چنانچہ شمالی وزیرستان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے ایک گاؤں کے ہندو کو جب اغوا کر لیا گیا۔ تو اس کے متعلق علاقہ کے مسلمانوں نے ایک جلسہ کرکے اپنے بارہ سرکردہ نمائندوں کا ایک وفد فقیر ایپی کے پاس بھیجا۔ تاکہ اس ہندو کی رہائی کا مطالبہ کرے۔ اور کہدے۔ کہ فقیر کے پیر و کار آئندہ ان ہندوؤں پر دست درازی کرنے سے باز رہیں۔ جو ان کے زیرسایہ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ورنہ وہ بھی انتقامی کارروائی کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ اسی قسم کا ایک پیغام ایک قریبی گاؤں سے بھی فقیر ایپی کے پاس بھیجا گیا۔ جہاں سے ایک ہندو مسمی تلا رام کو اغوا کیا گیا تھا ؛

ہمسایہ نوازی۔ اور مظلوم کی حمایت کا یہ ایک نہایت عمدہ جذبہ ہے۔ جو ان دیہات کے افغانوں نے دکھایا۔ اس قسم کے اور بھی کئی واقعات شائع ہو چکے ہیں۔ جن سے ظاہر ہے۔ کہ سرحدی علاقہ میں سارے کے سارے لوگ ایسے نہیں بستے۔ جو ہندوؤں کے دشمن۔ ان کی جان و مال کے خواہاں اور ان کی عزت و آبرو کو برباد کرنے والے ہیں۔ بلکہ ان میں بھی اکثریت ایسے لوگوں کی ہے۔ جو ہمسایہ کے حقوق اور اس کی عزت و آبرو کی حفاظت میں اپنی جان تک لڑا دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ ہندوؤں پر کسی قسم کا ظلم کرتے یا دست درازی سے کام لیتے ہیں انہیں سخت نفرت۔ اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں ؛

ان حالات میں ہندوستان اور خصوصاً پنجاب کے ہندوؤں کا خواہ مخواہ ان کے خلاف شور مچانا۔ انہیں ہندوؤں کے دشمن قرار دینا۔ اور پھر یہ خواہش کرنا کہ گورنمنٹ ہند ان کو ملیامیٹ کرکے رکھ دے۔ نہایت ہی افسوسناک خواہش ہے ؛

مولوی ظفر علی صاحب کی بلامقابلہ کامیابی

مرکزی اسمبلی کی جو نشست مسٹر گابا کے مستعفی ہونے کی وجہ سے خالی ہوئی تھی۔ اور جس کے لئے مولوی ظفر علی صاحب اور میاں عبد العزیز صاحب کھڑے ہوئے تھے۔ خوشی کی بات ہے کہ انتخاب سے قبل ہی اس کا فیصلہ ہو گیا۔ بذریعہ قرعہ مولوی ظفر علی صاحب کا نام نکلنے پر میاں عبد العزیز صاحب نے بخوشی اپنا نام واپس لے لیا۔ اور اس طرح مسلمان اس کشمکش سے بچ گئے۔ جو مقابلہ ہونے کی صورت میں ہوتی۔ اور جس میں ہندو اس لئے شریک ہو رہے تھے کہ میاں عبد العزیز صاحب کانگرس کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے تھے۔ اور کانگرس والے ان کو کامیاب کرکے یہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ کانگرس کو پنجاب کے مسلمانوں میں بھی اتنا رسوخ حاصل ہے۔ جتنا مسلمانوں کی کسی مجلس کو بھی نہیں ؛

چونکہ کانگرس کا یہ رویہ کہ اس نے مسلمانوں کو آپس میں الجھا کر ایک دوسرے کے خلاف زور آزمائی میں مصروف کر دیا تھا۔ مسلمانوں کے لئے سخت نقصان رسان تھا اس لئے اس مقابلہ کو نہایت تشویش اور تفکر کی نظر سے دیکھا جا رہا تھا۔ اچھا ہوا۔ کہ قرعہ کے ذریعہ وہی نتیجہ نکلا۔ جو دوراندیش مسلمانانِ پنجاب چاہتے تھے۔ ورنہ اگر خدانخواستہ نتیجہ الٹ نکلتا۔ تو یہ سمجھا جاتا۔ کہ کانگرس مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اب جو نتیجہ رونما ہوا۔ اس کے متعلق نہ صرف یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس حلقہ کے ووٹروں کی اکثریت کے منشا کے مطابق رونما ہوا۔ بلکہ مسلمانانِ پنجاب کی اکثریت کی بھی یہی خواہش تھی ؛

اگرچہ مولوی ظفر علی صاحب کا رویہ ہمیشہ سلسلۂ عالیہ احمدیہ کے خلاف رہا ہے۔ لیکن چونکہ بحالاتِ موجودہ کانگرس کے ٹکٹ پر مسلمانوں کے نمائندہ کے طور پر کسی کا پنجاب سے منتخب ہونا مسلمانوں کے مفادات کے خلاف تھا۔ اس لئے جماعت احمدیہ نے یہی فیصلہ کیا تھا۔ کہ اپنے ووٹ مولوی ظفر علی صاحب کو دے ؛

احراری مفتی اور مسلمان وزرائے اعظم

احرار کے مفتی اعظم مسٹر مظہر علی اظہر نے مذہبی معاملات میں اپنی غیر معمولی قابلیت کا اظہار کرنے کے بعد اب سیاسی اختلافات کی بناء پر فتویٰ بازی شروع کر دی ہے۔ چنانچہ انہوں نے لاہور کے ایک جلسہ میں حال میں جو تقریر کی۔ اور جسے ہندو اخبارات نے خاص اہتمام کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس میں کہا:۔ "کانگرس نے وزارتیں ٹھکرا دیں اس وجہ سے بہت سے صوبوں میں مسلمان وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ اس پر مسلمان خوش ہیں لیکن اگر یہ مسلمان وزیر اعظم اصل مسلمان ہوتے۔ تو آج سرحد پر گولہ باری نہ ہوتی۔ اگر یہ مسلمان وزیر حکومت کے اس رویہ کے خلاف پروٹسٹ کرکے مستعفی ہو جاتے۔ تب ہم سمجھتے اب ان کی حقیقت معلوم ہو گئی ہے" (پرتاپ ۳۰ مئی)

مگر سوال یہ ہے۔ کہ صرف مسلمان وزراء کے متعلق یہ معیار کیوں قرار دیا گیا ہے۔ کہ اگر وہ مستعفی ہو جاتے۔ تب اصل مسلمان سمجھے جاتے۔ چونکہ وہ مستعفی نہیں ہوئے۔ اس لئے اصل مسلمان نہیں ہیں۔ اسی معیار سے اسمبلی کے ممبر مسٹر مظہر علی اظہر کے اصلی یا نقلی مسلمان ہونے کا کیوں فیصلہ نہ کیا جائے۔ کیا انہوں نے سرحد پر گولہ باری کے متعلق حکومت کے رویہ کے خلاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معجزہ شق القمر کے متعلق

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تحقیق

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر ساعت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ اس کے متعلق مفسرین بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت پر جب سات سال گزر گئے۔ اور آٹھواں سال شروع تھا۔ تو ایک دن آپ باہر مجلس میں تشریف فرما تھے کہ اس وقت کفار آئے۔ اور انہوں نے کہا ہمیں کوئی نشان دکھایا جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی کوئی جواب نہ دیا تھا۔ کہ حضرت جبریل نازل ہوئے۔ اور انہوں نے کہا۔ آپ کا رب کہتا ہے۔ کہ میں ان کفار کو نشان دکھلانے کے لئے تیار ہوں۔ اور اسی وقت چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔

مفسرین کی موشگافیاں

اس بارے میں مفسرین نے عجیب عجیب موشگافیاں کی ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ چاند کا نصف حصہ پہاڑ پر رہا۔ اور نصف نیچے آگرا۔ بعض کہتے ہیں کہ نصف حصہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دائیں بغل سے نکل گیا۔ اور نصف بائیں سے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ یہ واقعہ آنِ واحد کے لئے ہوا۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ دو دفعہ شق القمر دیکھا گیا۔ ایک دفعہ کفار دیکھ کر حیران ہوئے۔ اور انہوں نے اپنی آنکھیں ملیں۔ کہ کہیں فریب نظر نہ ہو۔ مگر جب دوبارہ دیکھا۔ تب بھی چاند دو ٹکڑے تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ کفار نے شق القمر متواتر دیکھا۔ بار بار آنکھیں ملیں۔ اور بار بار دیکھا۔ کہ اس کے دو ٹکڑے ہیں۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ بار بار نہیں صرف چار پانچ بار دیکھا۔

محال عقلی

غرض اس واقعہ کے متعلق مختلف روایات پائی جاتی ہیں۔ اور عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے۔ کہ چاند واقعہ میں پھٹ گیا تھا۔ لیکن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحقیق بالکل اور ہے۔ آپ کے نزدیک اس واقعہ کا اس صورت میں رونما ہونا جس میں کہ بیان کیا جاتا ہے عقلی لحاظ سے بالکل ناممکن ہے۔ چنانچہ اس کی دلیل یہ ہے کہ جس زمانہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوےٰ نبوت کیا۔ علم ہئیت بہت ترقی پر تھا۔ آپ کی بعثت سے سینکڑوں سال پہلے مختلف ممالک میں رصد گاہیں موجود تھیں۔ اور ہر رصد گاہ پر چند آدمی مقرر ہوتے تھے۔ جو باری باری آسمان کا مطالعہ کرتے رہتے یہ رصد گاہیں ہندوستان ایران مصر شام اور ایشیائے کوچک میں تھیں۔ ان حالات میں ناممکن تھا۔ کہ آسمان پر کوئی اتنا بڑا تغیر ہو۔ اور وہ ان کی نگاہوں سے اوجھل رہے۔ ان زمانوں میں جو عظیم الشان تغیرات فضا میں ہوئے۔ ان کے ریکارڈ پرانی تاریخوں میں اب تک موجود ہیں۔ لیکن ان میں یہ کہیں ذکر نہیں آتا۔ کہ کسی زمانہ میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔

پس پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ اگر شق القمر واقعہ میں اسی طرح ہوا ہوتا۔ جس طرح عام مسلمان تسلیم کرتے ہیں۔ تو کہیں نہ کہیں اس کا ضرور ذکر آجاتا۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں ہرقل بھی ان لوگوں میں سے تھا۔ جو ستاروں کی گردشوں اور آسمان کے تغیرات کا خیال رکھا کرتے تھے۔ مگر اس نے بھی اس واقعہ کا کہیں ذکر نہیں کیا۔

کہا جاتا ہے کہ ایک راجہ جو بمبئی کے پاس کا رہنے والا تھا۔ اس نے یہ واقعہ دیکھا لیکن اس پر پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب اس راجہ نے دیکھا۔ تو باقی رصد گاہوں والوں نے کیوں نہ دیکھا۔ اس کے علاوہ یہ بالکل ناممکن بات ہے۔ کہ آسمان پر اس قدر عظیم الشان تغیر ہو۔ اور وہ صرف ایک انسان کو دکھائی دے۔ اور باقی دنیا کو نظر نہ آئے۔ چاند ایک بہت بڑا کرہ ہے۔ اگر واقعہ میں اس کا آدھا حصہ پھٹ کر علیحدہ ہو جاتا تو اسے ہر جگہ دیکھا جاتا۔ مگر اور تو اور عرب کے قبائل میں سے بھی کوئی نہیں کہتا۔ کہ کسی نے دیکھا یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ واقعہ آدھی رات کو ہوا تھا۔ اور آدھی رات کو کفار نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جگا کر کہا تھا۔ کہ ہمیں کوئی نشان دکھایا جائے زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ عشاء کے وقت انہوں نے کہا ہو گا اور اس وقت ساری دنیا سوئی ہوئی نہیں ہوتی۔ بلکہ بہت لوگ جاگ رہے ہوتے ہیں۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایسا تغیر ہو اور تمام لوگ خاموش رہیں۔ اور کوئی نہ کہے کہ واقعہ میں چاند پھٹ گیا تھا۔

پھر اگر یہ واقعہ قانونِ قدرت کے خلاف نہ بھی ہو۔ تب بھی ہمیں اس کے وقوع پذیر ہونے کی شہادت ملنی چاہیئے۔ حالانکہ کفار تو الگ رہے کوئی صحابی بھی شہادت نہیں دیتا۔ کہ اس نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا۔

اب جبکہ ایک طرف اس واقعہ سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے۔ اور دوسری طرف جو صورت پیش کی جاتی ہے۔ وہ ناقابلِ تسلیم ہے۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ پھر ہوا کیا؟

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحقیق

اس کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جو تحقیق ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ:۔

"یہ کشفی واقعہ ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضؓ کو دکھایا گیا۔ اور بعض کفار کو بھی نظر آیا۔ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سونٹا تھا تو سونٹا ہی مگر لوگوں کو سانپ دکھایا گیا۔ اسی طرح چاند تو اپنی جگہ پر ہی رہا۔ مگر کشف میں دکھایا گیا۔ کہ پھٹ گیا ہے۔ ورنہ اگر یہ مانا بھی جائے۔ کہ چاند سچ مچ پھٹ گیا تھا۔ تو یہ زیادہ سے زیادہ اس وقت کے لوگوں کے لئے نشان ہو سکتا تھا۔ بعد کے لوگ اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے۔ پس شق القمر کو اگر اسی طرح مانا جائے۔ جس طرح عام لوگوں کا خیال ہے۔ تو اس سے کوئی بڑا نشان نہیں ٹھہر سکتا۔ ہاں کشف کی صورت میں بہت بڑا نشان ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں وہ پیشگوئی ٹھہرے گا۔ جو پوری ہو کر عظیم الشان نشان ثابت ہوگی اور قرآن کریم سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ کشفی نظارہ تھا۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اقتربت الساعۃ وانشق القمر ساعت قریب آگئی۔ اور چاند پھٹ گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساعت کے قریب آنے اور چاند کے پھٹنے میں تعلق ہے۔ اب ظاہری طور پر چاند کے پھٹنے کو ساعت سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔

320

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساعت سے مراد قیامت لی جاتی ہے مگر چاند تو اُس وقت پھٹا۔ اور قیامت ابھی تک نہیں آئی۔ پھر کس طرح قریب آگئی۔ چاند کو پھٹے ہُوئے تو تیرہ سو سال گزر چکے ہیں۔ اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا زمانہ ایک ہزار سال ہی سمجھا جائے۔ تو چاند کا پھٹنا قیامت سے ۲۳۔ سو سال پہلے واقعہ ہوا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے فرماتا ہے۔ ساعت قریب آگئی ہے اور اس کی علامت یہ ہے۔ کہ چاند پھٹ گیا ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ شق کے جو معنے عام طور پر کئے جاتے ہیں۔ وُہ بھی غلط ہیں۔ اور ساعت کے جو معنے لئے جاتے ہیں۔ وُہ بھی درست نہیں۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء کی بعثت۔ اور ان کی ترقی اور غلبہ اور ان کے مخالفین کی تباہی کے زمانہ کو ساعت کہا گیا ہے۔ اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہونگے کہ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذریعہ جو ساعت آنی تھی۔ اور آپ کے ذریعہ جو تغیر رونما ہونا تھا۔ اس کا وقت آگیا۔ اور اس کی علامت یہ ہے کہ شق قمر ہوگیا۔ جب کہ شق القمر کا واقعہ ایک کشفی نظارہ تھا۔ تو اس کی تعبیر کی جائے گی۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ عربوں میں قمر سے مُراد عرب کی حکومت تھی۔ چنانچہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا رجب ام المومنین بنیں۔ تو انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا۔ میری خواب پوری ہوگئی۔ جو یہ تھی۔ کہ میں نے دیکھا۔ کہ چاند آسمان سے گرا ہے اور میری جھولی میں آپڑا ہے۔ میں نے یہ خواب جب اپنے باپ کو سُنائی۔ تو میرے باپ نے میرے مونہہ پر تھپڑ مارا۔ اور کہا۔ کیا تُو عرب کے بادشاہ سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عرب کے لوگ قمر سے مراد عرب کی بادشاہت لیتے تھے۔ اس لحاظ سے شق القمر کے نظارہ میں یہ دکھایا گیا۔ کہ اب عرب کی حکومت کی تباہی کا وقت آگیا ہے اور وُہ کفار کی حکومت تھی مطلب یہ تھا کہ کفار کی حکومت مٹ جائے گی۔ کیونکہ اسلام کی ترقی۔ اور غلبہ کا زمانہ آگیا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ابتلاؤں کا لمبا زمانہ چلا جا رہا تھا۔ خدا تعالےٰ نے آپ کو بشارت دی۔ کہ اب تمہارے مصائب کا زمانہ ختم ہونے کو ہے۔ اب اسلام کو ترقی اور غلبہ حاصل ہوگا۔ اور کفار کی حکومت عرب سے مٹ جائے گی۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ چاند کو پھٹا ہُوا دکھا دیا گیا۔ اور کفار کو بھی اس نظارہ میں شامل کر لیا گیا۔ تاکہ وُہ اس نشان کو دیکھ کر یقین کرلیں۔ کہ کفر کے مٹنے کے دن آگئے اور واقعہ میں اسلام اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے رسُول ہیں"۔

(ضمیمہ اخبار الفضل مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۲۷ء)

یہ معجزہ شق القمر کی اصل حقیقت ہے۔ جو عقل اور قانون قدرت کے بالکل مطابق ہے۔ اور جس پر کوئی اعتراض واقعہ نہیں ہوسکتا۔

جناب مولوی محمد علی صاحب سے مُلاقات

"واجب الاطاعت امیر" اور خلیفہ میں فرق کے متعلق سوال

۲۵ مئی ۱۹۳۷ء کو جھنگ سے واپس آتے ہُوئے جب مجھے لاہور ٹھہرنا پڑا۔ تو خیال آیا۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب سے ملاقات کروں۔ نیز ۲۶ مئی کے دن نے اس المناک واقعہ کی یاد تازہ کردی۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال کی صورت میں رونما ہوا تھا۔ اور خواہش پیدا ہُوئی۔ کہ اس مقام کو دیکھوں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آفرینندہ جہاں کے سپرد جان کی۔ مکرم سید دلاور شاہ صاحب بخاری اور میاں عبدالرحمٰن صاحب سٹوڈنٹ ایم۔ اے کی معیت میں میں احمدیہ بلڈنگس میں گیا۔ مؤخر الذکر خواہش تو پُوری نہ ہوسکی۔ البتہ مولوی محمد علی صاحب سے ملاقات ہوگئی۔

آپ مسجد میں نماز مغرب کے لئے تشریف رکھتے تھے۔ رسمی گفتگو کے بعد جب ایک غیر مبایع نے انہیں بتایا۔ کہ یہ اللہ دتا جالندھری ہے۔ تو مولوی صاحب کچھ کبیدہ خاطر سے ہوگئے۔ اور دوسری طرف متوجہ ہوکر باتیں کرنے لگے مجھے کہا گیا۔ کہ اب مولوی صاحب آپ کو بات کرنے کا موقعہ نہ دیں گے۔ اور جب یہ بات پایۂ صداقت کو پہونچ گئی۔ تو مجبوراً میں نے مولوی صاحب سے عرض کیا۔ کہ اگر جناب بُرا نہ منائیں۔ تو میں چند باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے کہا۔ کیا ضرورت ہے۔ اس گفتگو کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ آپ کو سب کچھ معلوم ہے۔ آپ لکھتے پڑھتے رہتے ہیں۔

میں نے عرض کیا۔ بہرحال فائدہ ہے آپ نے کہا۔ نہیں۔ کوئی ضرورت نہیں آپ اطمینان کی نیت سے تو آئے نہیں میں نے کہا۔ کہ اطمینان تو جواب سننے کے بعد ہی ہوسکتا ہے۔ آپ سوال کرنے دیں۔ اور جواب بیان کریں۔ اس کے بعد اطمینان کا مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ باقی نیت کے متعلق کیا آپ نے ہمارے دل پھاڑ کر دیکھ لئے ہیں۔ آپ بہرحال سوال کا موقعہ تو دیں:۔

مولوی صاحب نے ٹال کا اظہار کرتے ہُوئے پھر انکار کیا۔ مگر میں نے یہ کہکر کہ میں کوئی جھگڑا آپ سے نہیں کرنا چاہتا۔ صرف آپ کا جواب سننا چاہتا ہوں۔ یہ سوال پیش کردیا کہ کیا آپ کے نزدیک واجب الاطاعت امیر اور خلیفہ میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ اگر ہے۔ تو کیا؟ مولوی صاحب نے پھر "اس گفتگو کی کوئی ضرورت نہیں" کہتے ہُوئے ٹالنا چاہا۔ لیکن میرے اصرار کے سامنے وُہ کچھ مجبور سے ہوگئے۔ فرمایا۔ میں آپ کو اصُولی بات بتا دیتا ہوں۔ کہ یہ جو مشہور کیا جارہا ہے۔ کہ میں نے ۱۹۱۴ء کے نظریہ میں تبدیلی کرلی ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ میں اسی طریق پر قائم ہُوں۔

میں نے کہا۔ کہ آپ میرے سوال کا جواب دیں۔ آپ کے جواب سے واضح ہو جائے گا۔ کہ آیا آپ کے نظریہ میں تبدیلی ہوئی ہے۔ یا نہیں۔ مگر افسوس ! آپ نے آخر تک اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا:۔

خلفاء کی اطاعت کے ذکر پر کہا۔ کہ:۔

وُہ معروف میں مشروط اطاعت ہوتی ہے

میں نے کہا۔ کہ قرآن مجید نے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت حکم امور کے متعلق بھی فرمایا ہے۔ وَلا یعصینک فی معروف کہنے لگے۔ کہ نبی تو اللہ تعالےٰ کی بات کو سمجھانے والا ہوتا ہے۔ میں نے کہا۔ خلیفہ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسُول کی بات کو سمجھانے والا ہوتا ہے۔ باقی فی الواقعہ نہ نبی معروف کے خلاف حکم دیتا ہے اور نہ اس کا خلیفہ معروف کے خلاف حکم کرتا ہے۔ اس لئے خدا کے نبی۔ اور اس کے خلیفہ کی اطاعت ضروری۔ اور واجب ہے:۔

پھر میں نے اصل سوال کو دوہرایا۔ مگر مولوی صاحب نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

اب میں بذریعہ اخبار ان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ براہ مہربانی میرے اس سوال کا کہ "واجب الاطاعت امیر اور خلیفہ میں کیا فرق ہے؟" جواب دیں:۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقعاتِ عالم پر نظر

(۱) مسٹر بالڈون اور ریمزے میکڈانلڈ کی رخصت
(۲) مسولینی اور فرینکو کی مسلمان دوستی
(۳) پنجاب میں کس کی حکومت ہے؟

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

انگلستان کی وزارت میں تبدیلی اور ڈیوک آف ونڈسر کی شادی دونوں شاہ جارج ششم کی تاج پوشی کے بعد عمل میں آنے والی باتیں ہیں۔ اول الذکر پر عمل ہو گیا۔ اور مؤخر الذکر کی تیاریاں ہیں۔ مسٹر بالڈون کو لارڈ بنا دیا گیا۔ اور وزارت کا قلمدان ان سے لے لیا گیا سابق شاہ ایڈورڈ ہشتم کو ہز رائل ہائینس کا خطاب جو پرنس آف ویلز ہونے کے زمانہ سے ان کو حاصل تھا پھر سے جائز قرار دے دیا گیا۔ اور مسز سمپسن یا مسز وارفیلڈ ڈیوک سے شادی کے بعد ڈچس آف ونڈسر کہلائیں گی تخت نشین بھائی تخت کے تارک بھائی کی عزت کو قائم کرنے کے لئے کوشاں معلوم ہوتا ہے۔ مسٹر بالڈون کے جاتے کے ساتھ ہی ان تغیرات کا وقوع اور قصر بکنگھم میں حرکت پیدا ہونے سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دونوں معاملات میں تعلق ہے۔ مسٹر بالڈون کی وزارت میں افسوس ہے کہ انگلستان کی عظمت کو صدمہ پہونچا۔ اور اس کا ایک باعث مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کی مزدور پالیسی بھی تھی جس نے دنیا کی سب سے بڑی بحری طاقت کو اپنے مقبوضات کی حفاظت کے مناسب سامان تیار رکھنے سے غافل کر دیا۔ اور پورٹ سمتھ کے پانیوں پر تیرنے والے ہیبت ناک آتش اگلنے والے متحرک قلعوں کی بجائے جنیوا کے مندر کی پوجا کو ترجیح دی۔ اور مسٹر بالڈون پہلوان (طاقتور) ہونے کی بجائے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ (جن کو بعض اخبارات رام جی کمنڈل کہتے ہیں) کے زیر اثر کمزور پالیسی کے مالک رہے۔ اور اس سے انگلستان کی مدمقابل طاقتوں نے فائدہ اٹھایا۔ نئی حکومت پر نوآبادیوں کو اعتماد ہے۔ اور ہندوستان تو جانے والے ہر دو مدبرین کا مداح ہے۔ ہم ذاتی طور پر مسٹر بالڈون کے اخلاق و اخلاص سے واقف ہیں۔ انہوں نے حضرت امیر المومنین کے قیام انگلستان کے وقت حضور سے ملاقات کی خواہش کی۔ اور اگرچہ انتخابات کے باعث ملاقات نہ کر سکے۔ مگر وزیراعظم ہوتے ہی انہوں نے ہم کو معذرت اور اظہار محبت کا خط لکھا۔ اسی طرح مسٹر ریمزے میکڈانلڈ کا فرقہ وارانہ فیصلہ مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا حامل اور ان کی یادگار ہے۔ بہرحال مسٹر بالڈون اپنی وزارت کر گئے۔ مسیحیت کا انہوں نے ابتدا سے آخر تک ساتھ دیا۔ ان کے زمانہ میں عیسائیوں کو نوآبادیوں بالخصوص افریقہ میں لارڈ لیوگارڈ کی پالیسی کے خلاف غیر محدود یورش کی آزادی دی گئی۔ اور انہوں نے آرچ بشپ آف کنٹربری کے دوش بدوش مسیحیت کی آخری جنگ سابق شاہ کی شادی پر لڑی لیکن خود بھی گئے۔ اپنے ساتھی کو بھی لے گئے اور بشپ صاحب کی باری ہے۔

بہرحال مسٹر بالڈون ایک بڑی شخصیت کے تاریخی وزیراعظم رہے ہیں۔ اور ان کا زمانہ آنے والی نسلوں کو مختلف نقاط نگاہ سے یاد رہے گا۔

(۲)

رپوٹر اور ہافاس ایجنسی کی تاروں سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنرل فرینکو اور مسولینی میں اتحاد ہے۔ ۸۰ ہزار اطالوی سپین پر قابض ہیں۔ مسلمان مورس سے کام لیا جا رہا ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا جاتا۔ کہ یہ ہر دو طاقتیں مسلمانوں کے جذبات کا احساس اور ان کے دلوں کو ہاتھ میں لینے کے لئے عملی طور پر کیا کر رہی ہیں۔ ہم مندرجہ ذیل اقتباس مکہ معظمہ کے سرکاری اخبار ام القریٰ سے پیش کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے جو لوگ اسلامی تلوار کو استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ وہ تلوار والے ہاتھ کو محبت کے ساتھ اور سلوک کے ساتھ پکڑنے میں بھی جدوجہد کر رہے ہیں۔

حجاز کے سرکاری اخبار ام القریٰ نے حسب ذیل خبر شائع کی ہے۔

”حسن بے محمد سالم جو کے مسعود اعلاقہ اریٹریا کے معزز رئیس اٹالین رعایا کے ہیں۔ اور ۵۰ مسلمانوں کے ہمراہ حج کے لئے آئے ہیں۔ انہوں نے مکہ معظمہ میں ۲ پونڈ پرداز سلب کو ۲ پونڈ یتیم خانہ کو ۲ پونڈ رفاہ عام کے لئے چندہ میں دیئے۔ وہ حکومت اٹلی کے بہت مداح ہیں۔ اور بیان کرتے ہیں کہ مسولینی نے مسلمانوں کو بہت حقوق دیئے ہیں اور ابیسینیا کے ایک ہزار مسلمانوں کو حج کے لئے بھیجا ہے۔ اور مسولینی نے ہر حاجی کو دس ہزار فرینک بطور سفر خرچ اور زادِ راہ عطا کئے ہیں۔“

(ب) ام القریٰ اپنی ۲۲ر فروری ۱۹۳۷ء کی اشاعت میں ہسپانیہ کے خاص جہاز کی آمد کی خبر کا موٹا عنوان دے کر لکھتا ہے:۔

”ہم ہسپانیہ (جنرل فرینکو) کے جہاز کے پہونچنے کی خبر دے چکے ہیں۔ اس جہاز میں خلیفہ مورا کو کی طرف سے ایک وفد آیا ہے۔ اور اپنے ساتھ خلیفہ مذکور کا خط اعلیٰحضرت شاہ حجاز کے نام لایا ہے۔ اس کے ہمراہ سلطان ابن سعود اور امیر فیصل و دیگر عمال حجاز کے لئے کچھ تحائف بھی ہیں۔ اور جنرل فرینکو کی حکومت نے اس وفد کے ذریعہ ۲ ہزار فرینک مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں خیرات کے طور پر تقسیم کرنے کے لئے بھجوائے ہیں“۔

ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ دنیا کو اسلام کی طرف لا رہا ہے۔ اور ممکن ہے کہ نپولین کا جذبۂ فطرت مسولینی ہٹلر اور فرینکو پر اثر کرے۔ اور یہ لوگ مسلمانوں سے دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کے بعد اسلام قبول کر لیں۔

(۳)

پنجاب میں مسلمانوں کی کثرت آبادی ہے۔ اور مسلمانوں کی حکومت کا دور دورہ تصور ہوتا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ یونینسٹ پارٹی میں اسلامی آواز کو تفوق ہے۔ مگر اس سے بھی انکار نہیں کہ اسلامی آواز حق و انصاف کی آواز ہے۔ رعایا پروری میں سکندر حیات و عبدالحی حضر حیات اپنی طاقت زلیست اور حیات دیکھتے اور ملک کی خوشحالی و خوبصورتی میں سندر سنگھ اور منوہر لال اپنی آراستگی و دلبستگی پاتے ہیں۔ اپنے تئیں بڑا ہو کر چھوٹا سمجھنے والا چھوٹو رام چھوٹوں کو بڑا بنانے کی کوشش میں آرام جان پا رہا ہے۔ ان سب کا اہل قلم کے محبوب امریکن دانا کے ہمنام گورنر پر بھی اثر ہونے لگا ہے۔ اس طرح بادی النظر میں پنجاب میں تو اسلامی حکومت ہے۔ مگر ان سب خادمانِ پنجاب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ ایک مہذب حکومت فوجی ملک میں الفاظ کی خوبصورت تصویر اور دفتری یادداشتوں یا یاددہانیوں سے ہر کام نہیں چلا سکتی۔ رام جیسے نیک دل کرشن جیسے موحد محمد صلے اللہ علیہ وسلم جیسے شہزادۂ امن کو بھی امن کی خاطر تادیب کرنا پڑی تھی۔ اس لئے ملک میں جو مذموم حالات پیدا ہیں۔ انکی طرف اتفاق رائے سے توجہ کر کے متفق طور پر انکے انسداد کی تدابیر اختیار کی جائیں۔ اور بدی کا دلیری سے مقابلہ کیا جائے۔ حکومت کو خدا کی امانت جان کر ہندو مسلم سکھ کے سوال کو راوی کی گہرائیوں میں ڈبو کر ان کا انسداد کیا جائے۔ اور جن امور نے پنجاب کے نام پر دھبہ لگایا ہے۔ انکی اصلاح فوراً شروع کرائی جائے۔ اور وہ یہ ہیں ؂

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱- مذہبی تقاریر و تحاریر کو اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرنے اپنی کتاب سے دلائل اور اپنے پیشوا یا پیشواؤں کے اقوال و اعمال پیش کرکے تبلیغ کرنے کے دائرہ میں محدود کر دیا جائے۔

۲- امن شکن نام کے احرار اور جان بوجھکر دروغ بافی سے پراپگنڈا کی خاطر کام لینے والی جماعتوں کو غیر قانونی قرار دیا جائے۔

۳- چوری سینہ زوری ارتشاء جبر کے واقعات کو معلوم کرکے قوت کے ساتھ ان کی اصلاح کی جائے انصاف کو سستا جبر و ظلم کو مہنگا بنایا جائے

۴- جلوسوں کی ایگیٹیشن جو نت نئے رنگ اختیار کر رہی ہے یکدم کوار نٹین کر دیا جائے اگر رانا پرتاپ۔ راجہ سیواجی گرو تیغ بہادر حضرت اورنگ زیب رحمۃ اللہ جنرل افضل خاں جیسے جلوس روز نکلنے لگے تو ملک کی فضا مکدر ہو جائیگی۔ اس لئے جلوسوں کا خاتمہ کر دیا جائے اور زہریلے پودے کی جڑ کاٹ دی جائے۔

۵- پنجاب میں مسلمان عورتوں کے اغوا کی جو کثرت مذہب کے نام پر ہو رہی ہے۔ مسلمان عورتوں کا یہ بار جود دوسرے ناموں سے جاری ہے اس کا فوری قلع قمع کیا جائے۔ گورنمنٹ تحقیقات کرے کہ سکھوں کا یہ دعوے کہ ہر ماہ ۵۰۰ مسلمان عورتیں اکالی بنائی جاتی ہیں۔ یا دس ہزار مسلمان عورتیں سکھ بنائی جا چکی ہیں اور کہا جاتا ہے کہ ننکانہ صاحب میں ایک محلہ سرحدی مسلمان عورتوں کو سکھ بنا کر آباد کیا گیا ہے۔ کہانتک مذموم اور مجرمانہ طریق سے بالا ہے ہم تجربہ سے جانتے ہیں کہ سکھ دیہات میں نہ انگریزی حکومت تھی اور نہ یونینسٹ حکومت ہے غریب مسلمانوں کی لڑکیاں جبراً سکھ بنائی جا رہی ہیں۔ اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ پنجاب میں کس کی حکومت ہے؟

عیسائی اور تثلیث

کہتے ہیں تثلیث کو اب اہلِ دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ذیل میں جے ایف رودرفورڈ پریذیڈنٹ واچ ٹاور بائیبل اینڈ ٹریکٹ سوسائٹی یا انٹرنیشنل بائیبل سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کی کتاب موسومہ "دولت" کا کچھ حصہ پیش کیا جاتا ہے۔ صاحب موصوف بائیبل سٹوڈنٹس میں ایک قابل اور اہلِ علم ہستی ہیں۔ اور کثیر التعداد کتابوں کے مصنف بھی۔ انہوں نے حال ہی میں مذکورہ کتاب جو کہ غیر معمولی ضخیم ہے۔ تصنیف فرمائی اس میں جہاں آپ دیگر عیسائی فرقوں اور بائیبل سٹوڈنٹس کے مابین متنازعہ فیہ مسائل پر مناسب تنقید کرتے ہیں وہاں تثلیث کے رد میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ بنابریں صاحب موصوف کا رد تثلیث پر مشتمل مضمون ان کی کتاب کے صفحات ۲۳۸ تا ۲۴۴ سے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(شیخ عبد القادر از لائل پور)

"ایک اور بطلان جو شیطان کی طرف سے ہے تثلیث ہے۔ اس سے محض یہ غرض ہے۔ کہ خدا کے نام کی توہین ہو۔ اور لوگوں کو اس سے منحرف کیا جائے۔ یہ تعلیم "مسیحیت" کے مذہبی لیڈر سکھاتے ہیں۔ اور وہ اس طرح پر ہے کہ "ایک میں تین خدا ہیں۔ خدا باپ۔ خدا بیٹا اور خدا پاک روح اور یہ سب قدرت۔ وجود اور ازلیت میں برابر ہیں۔ کوئی انسان اس تعلیم کو سمجھا نہیں سکتا۔ کیونکہ یہ غلط ہے۔ یہ جھوٹی تعلیم قدیم بابل اور مصر میں مشہور و معروف تھی۔ جس میں شیطانی مذاہب موجود تھے۔

اگر آپ تثلیث کے کسی استاد سے اس کی تشریح کے لئے درخواست کریں۔ تو وہ اکثر یوں گویا ہوتا ہے۔ یہ ایک بعید از عقل بات ہے۔ جو آپ سمجھ نہیں سکتے۔

یہ تعلیم پہلے پہل قائم شدہ مسیحیت میں ایک یونانی کلرجی کی معرفت چوتھی صدی میں مروج ہوئی۔ لوگوں کو کسی حد تک یہ تعلیم سمجھانے کی خاطر مندرجہ ذیل چیزوں کا خاکہ بطور نمونہ پیش کیا گیا۔ یعنی مثلث۔ دائرہ اور تکون۔ جو انسان دوسروں کے سامنے عقلمند ظاہر ہونا چاہتے تھے۔ شیطان کی چالاکی کا لقمہ بنے اور خدا کے کلام کی سچائی سے منحرف ہوئے اور اپنی پرستش میں مورتوں کا استعمال کرنے لگے۔ اور دوسروں کو اس بات میں قائل کرنے لگے۔ کہ قادرِ مطلق خدا ایک نہیں بلکہ تین ہیں۔ ایسے احمقوں کے متعلق کلام یوں فرماتا ہے۔

"اس لئے اگرچہ انہوں نے خدا کو جان تو لیا۔ مگر اس کی خدائی کے لائق اس کی تمجید اور شکر گذاری نہ کی۔ بلکہ باطل خیالات میں پڑ گئے۔ اور ان کے بے سمجھ دلوں پر اندھیرا چھا گیا۔ اور وہ اپنے آپ کو دانا جتلا کر بیوقوف بن گئے۔ اور غیر فانی خدا کے جلال کو فانی انسان اور پرندوں اور چوپاؤں اور کیڑے مکوڑوں کی صورت میں بدل ڈالا۔" (رومیوں ۲۱/۱ تا ۲۳)

کلام صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ قادرِ مطلق خدا ایک ہی ہے۔ جو جانداروں کا زندگی بخشنے والا ہے۔ اور کہ یسوع مسیح اسکا بیٹا ہے۔ اور وہ یہوواہ کا عامل اعظم اور اسکی مخلوقات کا پہلا ہے۔ یہوواہ نے اپنی شریعت انسان کو دیتے ہوئے یوں فرمایا۔ "خداوند تیرا خدا جو تجھے ملک مصر سے اور غلامی کے گھر سے نکال لایا۔ میں ہوں۔ میرے حضور تو غیر معبودوں کو نہ ماننا تو اپنے لئے کوئی تراشی ہوئی مورت نہ بنانا نہ کسی چیز کی صورت بنانا۔ جو اوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ (خروج ۲۰/۲ تا ۵) یہوواہ میں ہوں یہی میرا نام ہے میں اپنا جلال کسی دوسرے کیلئے اور اپنی حمد کھودی ہوئی مورتوں کیلئے روا نہ رکھونگا (یسعیاہ ۴۲/۸ و ۴۸/۱۱) اور سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے۔ جو سب کے اوپر اور سب کے درمیان اور سب کے اندر ہے۔ (رومیوں ۶/۴) وہی ازلی بادشاہ ہے اس کی نہ ابتدا ہے اور نہ انتہا ہے۔" "لیکن خداوند سچا خدا ہے۔ وہ زندہ خدا اور ابدی بادشاہ ہے۔ اس کے قہر سے زمین تھرتھراتی ہے اور قوموں میں اسکے قہر کی تاب نہیں۔ یرمیاہ ۱۰/۱۰ (استثناء ۳۲/۱۷) خداوند یسوع مسیح یہواہ کا بیٹا جو مخلوقات کا پہلا ہے اولین لوگاس ہوتا ہوا یوں کہتا ہے۔ "خداوند نے انتظام عالم کے شروع میں اپنی قدیمی صنعتوں سے پہلے مجھے پیدا کیا (امثال ۸/۲۲) خداوند یسوع کی شہادت مذکورہ بالا آیات کی پوری پوری حامی ہے۔ یسوع نے کہا۔ "میں اپنے باپ کے نام میں آیا ہوں۔ (یوحنا ۵/۴۳) کیونکہ میں آسمان سے اس لئے نہیں اترا ہوں۔ کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں۔ بلکہ اس لئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کروں (یوحنا ۶/۳۸) میرا باپ مجھ سے بڑا ہے۔ یوحنا ۱۴/۲۸ مسیح کا سر خدا ہے کرنتھیوں ۱۱/۳ میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں)۔ اور میری عدالت راست ہے۔ کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔ یوحنا ۵/۳۰ کیونکہ میں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ باپ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اسی نے مجھے حکم دیا کہ کیا کہوں اور کیا بولوں یوحنا ۱۲/۴۹ جب یسوع نے اپنا کام پورا کیا تو اس نے اپنے باپ یہواہ سے ان الفاظ سے دعا مانگی۔ "اے باپ اپنے بیٹے کو جلال دے تاکہ بیٹا بھی تیرا جلال ظاہر کرے اسوقت اس نے دعا مانگی۔ جو کہ یوحنا ۱۷ باب میں مرقوم ہے۔ یہ دعا سب کی سب یہواہ سے مانگی گئی۔ اگر باپ اور بیٹا وجود اور ازلیت میں ایک تھے تو اپنے آپ سے دعا مانگنا کیا مطلب رکھتا تھا

ایک موقعہ پر یسوع نے یوں کہا "میں اور باپ ایک ہیں"۔ اس کا یہ مطلب نہ تھا کہ وہ شخصیت یا وجود میں ایک ہیں۔ بلکہ یہ تھا کہ وہ متفق ہیں۔ لفظ "ایک" کے معنے یسوع نے اپنی دعا میں صاف کر دئے ہیں۔ "میں صرف ان کیلئے ہی درخواست نہیں کرتا بلکہ ان کیلئے بھی جو ان کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے۔ تاکہ وہ سب ایک ہی ہوں یعنی جس طرح اے باپ تو مجھ میں ہے اور میں تجھ میں ہوں۔ وہ بھی ہم میں ہوں۔ اور دنیا ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا۔ یوحنا ۱۷/۲۰ و ۲۱...

لفظ "گھوسٹ" ایک عبرانی لفظ ہے جسے ریوائزڈ ورشن میں "روح" کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے اس سے شخصیت۔ مخلوق یا ہستی مراد نہیں بلکہ وہ خدا کی طاقت ہے۔ جو کہ انسانی آنکھوں سے دیکھی نہیں جاتی۔ پس روح القدس جو بالفاظ دیگر "ہولی گھوسٹ" ہے یہواہ کی نادیدنی طاقت ہے اور سراسر پاکیزہ اور راست ہے۔

پس تثلیث کی تعلیم کی حمایت کلام میں ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریوں کا اچھوتوں سے ناروا سلوک

جب سے ڈاکٹر امبیدکر صاحب نے تبدیلی مذہب کا اعلان کیا ہے تب سے ہی آریہ سماجیوں نے ان بھولے بھالے لوگوں کو اپنے دام میں پھنسانے کے لئے منظم طور پر پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہندو دہرم مساوات کا علمبردار ہے۔ ہر انسان کی ترقی اسی میں ہے۔ اور اس میں تفریق کا نام بھی نہیں حالانکہ دوسری طرف سناتن دہرمی پورے زور شور سے پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ ہمارے دہرم میں اونچ نیچ ایک لازمی امر ہے۔ اور ہماری اس کے بغیر نجات ناممکن ہے۔ چھوت چھات ایک قدرتی چیز ہے۔ اچھوتوں کو مندروں میں داخل کرنا ان کو ناپاک کرنا ہے۔ ان کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز کھانا پاپ ہے۔ ان کو کنوؤں پر چڑھانا ناجائز ہے۔ چونکہ آریہ سماجی ہندوؤں میں آٹے میں نمک کے برابر ہیں۔ علاوہ ازیں اکثر آریہ سماجی چھوت چھات کے لحاظ سے سناتن دہرمیوں کے برابر ہیں۔ اس لئے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ہندو مذہب میں مساوات نہیں دراصل دنیا میں صرف دو ہی مذہب تبلیغی اور مساوات کے حامی ہیں۔ اور وہ اسلام اور عیسائیت ہیں۔ سکھ مذہب بھی۔ ہندو مذہب کی شاخ ہے اس لئے یہ بھی ویسا ہی ہے۔

ہندوؤں نے اچھوتوں میں سے چند ایک کو ماہوار تنخواہیں دے کر خرید رکھا ہے۔ اور وہ ہریجنوں کے خود ساختہ نمائندے بنے ہوئے ہیں۔ جب کبھی ہریجن ہندوؤں سے آزاد ہونے کی آواز بلند کرتے ہیں۔ تو چند ان پڑھ اچھوتوں کو ساتھ لے کر ہندوؤں کو اکٹھا کرکے ریزولیوشن پاس کر دیتے ہیں کہ ہماری مذہبی اور دنیوی ترقی ہندوؤں کے ساتھ رہ کر ہی ہو سکتی ہے۔ اور کہ ڈاکٹر امبیدکر ہمارا نمائندہ نہیں ہے ایسے ہی لوگوں کی ایک... مجلس مہاشہ قومی سدھار سبھا ادالنکھا (دینانگر) ضلع گورداسپور میں ہے۔ جس کے ممبران آریہ سماجیوں کے جلسوں میں صرف ڈھولکی اور باجا ہی بجا سکتے ہیں۔ یہ ضلع گورداسپور کے ہزاروں اچھوتوں کے خود ساختہ لیڈر بنے ہوئے ہیں۔ ضلع گورداسپور کا تعلیم یافتہ اچھوت طبقہ ان کے سراسر خلاف ہے۔ جس کا ثبوت یکم اپریل ۱۹۳۷ء کو مل گیا جب کرشن جی سلور جوبلی کے موقعہ پر ان لوگوں نے مہاتما ہنسراج صاحب کا جلوس دینانگر میں نکالا تھا۔ اس وقت سینکڑوں کی تعداد میں مہاشہ بھائیوں نے جمع ہو کر سیاہ جھنڈیوں سے ان کا استقبال کیا تھا۔ ان کے پاس ایک جھنڈا بھی تھا جس پر جوبلی مردہ باد موٹے لفظوں میں لکھا ہوا تھا اور آریہ سماج مردہ باد کے نعرے لگائے گئے تھے۔

ضلع گورداسپور میں تھوڑے عرصہ کے بعد ایک اچھوتوں کی انجمن بننے والی ہے۔ جس کے ممبر اچھوتوں کے تمام تعلیم یافتہ اور سرکاری ملازم اصحاب ہوں گے۔ مثلاً بابو سالک رام جی بی۔ اے۔ ماسٹر رام لال جی جے۔ وی بابو ملھارا رام جی کمپونڈر۔ ماسٹر رنگیلا رام جی جے۔ وی۔ ماسٹر ہر رام داس جی۔ جے وی۔ ماسٹر چھجو رام جی۔ جے۔ وی۔ مہاشہ رام رکھا مل جی ایجنٹ وغیرہ وغیرہ۔

میں ویدوں سے سینکڑوں ایسے ثبوت پیش کر سکتا ہوں۔ جن میں بے انصاف ظالم۔ بے رحم۔ خود غرض لوگوں کے خلاف منتقمانہ کارروائی کرنے کا حکم موجود ہے۔ اس لئے ہمارا ہندوؤں سے سوشل اور سیاسی طور پر علیحدہ ہونا ویدوں کے احکام کے عین مطابق ہے۔

پنجاب گورنمنٹ سے ہمارا مطالبہ یہ ہے۔ کہ ہمیں (مہاشہ اقوام کو) وہی حقوق عطا فرمائے جو ڈوم اور چمار قوم کو ملے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے شدھ ہو کر صرف اپنے نام ہی تبدیل کئے ہیں۔ ورنہ ہماری مالی حالت ویسی ہی ہے۔ جیسی کہ دیگر اچھوت اقوام کی ہے۔ اور ہندو ہم سے دیگر اچھوت قوموں جیسی ہی نفرت کرتے ہیں۔

میں اچھوت بھائیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ تم بھی ہندوؤں سے ویسا ہی سلوک کرو۔ جیسا وہ تمہارے ساتھ کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھ کی بنی ہوئی روٹی۔ مٹھائی وغیرہ کچھ نہ کھاؤ۔ نہ ان کے ہاتھ کا پانی پیو۔ ان اشیاء کی اپنی دکانیں علیحدہ کھولو۔

خاکسار :- مہاشہ بابو رام صفا۔ ایس وی گھمان ضلع گورداسپور

بمبئی میں تازہ ہندو مسلم تصادم

بمبئی یکم جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ اتوار کی شب کو کامتی پورہ میں ایک برات کے گذرنے پر جو فرقہ وارانہ فساد ہوا۔ وہ دوشنبہ کی رات کے آخری حصہ میں ایک خطرناک ہندو مسلم تصادم کی صورت اختیار کر گیا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ یہ تازہ فساد کیونکر رونما ہو گیا۔ لیکن اس کا آغاز ۲ بجے رات کے فوراً بعد ہو گیا۔ جب کہ کامتی پورہ اور ڈنکن روڈ پر متفرق گروہوں کے درمیان تصادم شروع ہو گئے اس علاقہ میں ہندو مسلم مزدور مساوی تعداد میں آباد ہیں۔ اور یہ جگہ گزشتہ فرقہ وارانہ فسادکا مرکز بھی رہ چکی ہے۔

یہاں متعدد مقامات پر دونوں اقوام کے بڑے بڑے گروہوں میں کئی تصادم ہوئے علاوہ ازیں بے خبر راہگیروں پر بے شمار اکا دکا حملے کئے گئے۔ گھمبروا داس بے شمار ہندوؤں اور اسی قدر مسلمانوں میں ایک گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ جس میں ایک دوسرے پر پتھر سوڈا واٹر کی بوتلیں اور دیگر چیزیں پھینکی گئیں۔ کچھ عرصہ کے بعد پولیس کی ایک جماعت جائے واردات پر پہنچ گئی۔ جس پر بلوائی منتشر ہو گئے۔

گولان وادی میں پولیس کو ایک ایسے گروہ سے دوچار ہونا پڑا۔ جو ایک عمارت پر پتھر برسا رہے تھے۔ لیکن جب ان کو منتشر کرنے میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو گولی چلائی گئی۔ جس کی وجہ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ جو مسلمان تھا۔

شہر کے بیشتر حصہ میں شدید ابتری پھیل گئی تھی۔ جو لوگ کھلے مقامات پر سوئے پڑے تھے۔ اٹھ کر افراتفری میں پناہ ڈھونڈنے کے لئے بھاگے۔ لیکن خیال ہے کہ ان میں سے اکثر حملہ آور چاقوؤں کا شکار ہو گئے۔ یہی حشر ان لوگوں کا ہوا۔ جو سینما کا آخری شو دیکھ کر واپس آ رہے تھے۔ اکثر لوگ جان بچانے کے لئے رات بھر اجنبی مکانوں میں پناہ گزیں رہے۔

جے۔ جے ہسپتال میں نہایت دردناک منظر دیکھنے میں آئے۔ جہاں زخمیوں کو یکے بعد دیگر لایا جاتا تھا۔ صرف ایک ڈاکٹر ڈیوٹی پر متعین تھا۔ جو زخمیوں کی اس قدر تعداد کو سنبھالنے سے قاصر تھا۔

۵ بجے صبح تک دوران فساد میں ۳ اشخاص ہلاک اور ۱۲۵ زخمی ہوئے تمام سڑکیں پتھروں اور سوڈا واٹر کی بوتلوں وغیرہ سے اٹی پڑی تھیں۔

امن قائم ہو گیا

ایک اطلاع ہے کہ گذشتہ شب مسلسل چار گھنٹوں کے فساد کے بعد آج صبح بمبئی شہر میں امن قائم ہو گیا ہے۔ متاثر علاقوں میں پولیس گاردوں میں اضافہ کر دیا گیا۔

تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ آج صبح کوئی حملہ نہیں ہوا۔ سرکاری طور پر مقتولین کی تعداد ۴ اور زخمیوں کی تعداد ۷۲ بیان کی گئی ہے۔

چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے ایک حکمنامہ کے ذریعہ ۱۴ دنوں کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے۔ جس کے ذریعہ پانچ سے زیادہ آدمیوں کا اجتماع ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح کرفیو آرڈر بھی نافذ کر دیا گیا ہے۔ جس کا عمل رات کے ۱۰ بجے سے صبح ۶ بجے تک رہیگا۔ کرفیو آرڈر صرف فساد زدہ علاقوں اور ان کے گرد و نواح میں نافذ العمل رہے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالبات تحریک جدید کے متعلق احمدی جماعتوں کے جلسے

محمود آباد فارم (سندھ)

۳۰ مئی۔ حسب منشاء مبارک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے جماعت احمدیہ محمود آباد فارم نے زیر صدارت چوہدری رشید احمد صاحب جلسہ تحریک جدید منعقد کیا۔ جس میں جملہ احباب جماعت شریک ہوئے۔ چوہدری محمد اکرم خاں صاحب ایم عبداللہ خاں صاحب۔ مولوی حسن الدین صاحب مولوی فاضل۔ چوہدری نصیر احمد صاحب۔ خاکسار اور بعض دوسرے احباب نے مقررہ موضوعات پر تقریریں کیں۔ اور جلسہ بخیر وخوبی دعا پر ختم ہوا۔
خاکسار ڈاکٹر احمد الدین سکرٹری دعوۃ وتبلیغ

کپورتھلہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ کپورتھلہ نے نہایت کامیابی سے جلسہ تحریک جدید ۳۰ مئی کو کیا۔ تمام احباب جماعت کو جلسہ سے پیشتر فرداً فرداً اطلاع کردی گئی۔ اور مغرب کی نماز کے بعد جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی جس میں متعدد احباب نے حضرت امیر المومنین کے انیس مطالبات پر تقاریر کیں۔ بالخصوص خان عبدالمجید خاں صاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ اور شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ کپورتھلہ نے نہایت وضاحت کے ساتھ تمام مطالبات کی اہمیت بیان کی۔ اور احباب جماعت کو ان کے مطابق قربانیاں کرنے کی نصیحت کی۔ شیخ محمد احمد صاحب چوڑدالی کے گاؤں کے احباب کو حضور کے مطالبات کی یاددہانی کرانے کے لئے وہاں تشریف لے گئے۔ اور جلسہ منعقد کرکے تمام احباب کو حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے مطالبات سے آگاہ کیا۔
خاکسار۔ برکات احمد

پشاور

۳۰ مئی۔ انجمن احمدیہ میں جلسہ تحریک جدید زیر صدارت مولوی محمد علی صاحب پریذیڈنٹ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد انیس مطالبات کے متعلق مختلف احباب کرام نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کے الفاظ مبارک پڑھکر سنائے۔ اور بعض احباب نے اپنے الفاظ میں مزید سمجھانے کی سعی کی۔ حاضرین کافی تعداد میں موجود تھے سامعین نے تحریک جدید کے مطالبات سنکر اپنے اندر ایک خاص جذبہ ایمان اور روحانیت محسوس کی۔
خاکسار۔ خلیل الرحمٰن خاں

جھگریا

حسب الحکم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ ۳۰ مئی جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نعت کے بعد مولوی عبداللہ صاحب احمدی کی تقریر انیس مطالبات پر ہوئی۔ جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ غیر احمدی بھی اللہ تعالٰے کے فضل سے متاثر تھے۔ جلسہ بہت کامیاب رہا۔
خاکسار۔ سردار خان احمدی

کلکتہ

۳۰ مئی جلسہ تحریک جدید میں خاکسار نے مطالبہ ۱-۹-۱۰-۱۲-۱۳-۱۶-۱۸ اور ۱۹ کی تشریح کی۔ اور احباب کو تحریک کی کہ تمام مطالبات کو پورا کرنے کی پرزور کوشش کریں۔ مولوی دولت احمد خاں صاحب وکیل و مولوی عبدالحفیظ صاحب سیکرٹری تبلیغ نے بھی تقریریں کیں۔ اور تحریک جدید کے مطالبوں میں بیش از پیش حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسار محمد شمس الدین

لائل پور

۳۰ مئی شام کے آٹھ بجے سے ۱۰½ بجے تک بحکم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ تحریک جدید کا جلسہ منعقد کیا گیا جس میں تمام مطالبات پر روشنی ڈالی گئی۔

مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر میں حصہ لیا۔
قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل امیر جماعت لائل پور۔ شیخ عبدالقادر صاحب مولوی فاضل مبلغ کراچی۔ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس چوہدری عصمت اللہ خاں صاحب وکیل شیخ عبدالرب صاحب۔ شیخ ناصر احمد صاحب۔ شیخ عبدالقادر صاحب۔ شیخ محمد یوسف صاحب۔ ملک حسن محمد صاحب چوہدری اللہ دتا صاحب
خاکسار۔ محمد یوسف

شاہجہانپور

مورخہ ۳۰ مئی حسب الارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے جماعت احمدیہ شاہجہانپور کا غیر معمولی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تحریک جدید کے انیس مطالبات کو نہایت وضاحت سے پیش کرتے ہوئے احباب کو سرگرم عمل ہونے کی تاکید کی گئی۔ نیز مالی قربانیوں کے سلسلہ میں جلد از جلد ایفائے عہد کے لئے نصیحت کی گئی۔
خاکسار۔ مرزا محمد حسین

احمدی پور

۳۰ مئی۔ جماعت احمدیہ احمدی پور کا جلسہ زیر صدارت خاکسار منعقد ہوا جس میں عبدالمغنی صاحب نے تمام مطالبات پر روشنی ڈالی۔
خاکسار نور احمد سیکرٹری

مردان

۳۰ مئی۔ جلسہ تحریک جدید منعقد کیا گیا۔ جس میں جماعت کے تمام احباب شریک ہوئے۔ خاکسار نے افتتاحی تقریر کرتے ہوئے اردو اور پشتو میں تمام مطالبات کی وضاحت کی۔ چھ اور اصحاب نے بھی مختلف مطالبات پر تقریریں کیں۔
خاکسار محمد یوسف امیر جماعت احمدیہ مردان

ضروری اعلان

جب کوئی موصی فارم وصیت پُر کرکے دفتر ہذا میں بھیج دیتا ہے۔ تو وہ وصیت نامہ مشیر قانونی کو روانہ کردیا جاتا ہے۔ جو قانون کے ماتحت وصیت نامہ ملاحظہ کرکے اپنی تصدیق کے [illegible] واپس کردیتے ہیں۔ پھر وصیت [illegible] رجسٹر کرکے وصیت پر نمبر دیا جاتا ہے [illegible] پھر موصی کی جائداد مندرجہ وصیت کے متعلق کسی عہدہ دار جماعت سے تصدیق کرانے کے لئے تصدیقی فارم ۱ اور موصی کے دینی حالت کی تصدیق کرانے کے لئے تصدیقی فارم ۲ بھیجے جاتے ہیں۔ فارموں پر مصدق ۱ و مصدق ۲ کے اوپر لکھا ہوا ہے کہ مذکورہ بالا مضمون مصدق اپنی قلم سے لکھے۔ مگر دوست مصدقہ مضمون جو طبع شدہ ہے اپنی قلم سے نہیں لکھتے صرف فارم پر دستخط کرکے بھیج دیتے یا چند حروف اپنی طرف سے لکھ دیتے ہیں۔ یہ مناسب نہیں ہے۔

لہذا اب اس اعلان کے ذریعے مصدقین کو خاص طور پر توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ تصدیقی فارم ۱ و تصدیقی فارم ۲ پر مصدق ۱ و مصدق ۲ مصدقہ مضمون مذکورہ طبع شدہ اپنی قلم سے حرف بحرف لکھ کر نیچے مصدق کے طور پر دستخط کریں۔
سیکرٹری بہشتی مقبرہ

تقرر قاضیان

احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے مولوی ظفر محمد صاحب کی جگہ مولوی ظہور حسین صاحب کو شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کی جگہ۔ صوفی غلام محمد صاحب سابق مبلغ ماریشس کو اور مزید بابو اکبر علی صاحب کو مرکزی دارالقضاء کا قاضی مقرر فرمایا ہے۔ ناظر امور عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نمبر ۸۰۴ء:۔ منکہ نور احمد ولد مولوی اللہ دتا صاحب قوم بھٹی پیشہ طبابت و امامت عمر ۷۸ سال تاریخ بیعت قریباً ۱۸۹۵ء ساکن لودی ننگل ڈاک خانہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک مکان خام واقعہ لودی ننگل قیمتی للعہ المماریاں تین عدد قیمتی ۔/۱۵ اور صندوق تین عدد قیمتی ۔/۸ اس کے علاوہ میں نے اپنی ایک لائبریری بنائی ہوئی ہے۔ جس کی کتب کی فہرست شامل کر دی گئی ہے۔ ان سب کتب کی قیمت اندازاً آٹھ صد روپیہ ہے۔ پس اس جائداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس وقت مبلغ عہ ماہوار آمدنی پر ہے جو میرا لڑکا عزیزم فضل کریم صاحب سب اوورسیر ماہوار بھیجتا ہے اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر اس کے سوائے میری کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ نور احمد طبیب از لودی ننگل

گواہ شد:۔ محمد اسحٰق دوکاندار تیجہ کلاں حال لودی ننگل۔

گواہ شد:۔ فقیر اللہ سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائیٹیز۔ میاں چنوں ضلع ملتان۔ حال لودی ننگل

نمبر ۸۰۵ء:۔ منکہ محمد حسن رہتاسی ولد منشی گلاب الدین احمدی مرحوم قوم گوالرہ (داعوان) پیشہ ملازمت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن رہتاس ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری منقولہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری غیر منقولہ جائداد ایک مکان پختہ واقع موضع رہتاس تحصیل و ضلع جہلم ہے جس کی قیمت اندازاً پانچ صد روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے متفرق طور پر کچھ نقد ملتا رہتا ہے جس کی میں تعیین کرنے سے قاصر ہوں جو کچھ ماہوار مجھے ملتا رہے گا۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمد حسن۔ حسن رہتاسی بقلم خود قادیان۔

گواہ شد:۔ فتح محمد سیال (ناظر اعلیٰ)

گواہ شد:۔ عبد المغنی (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

نمبر ۸۰۶ء:۔ منکہ زینب بیگم زوجہ مولوی محمد شاہزادہ خان مولوی فاضل قوم افغان تاریخ پیدائش ۱۳۱۱ھ۔ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

کانٹے طلائی و انگشتری طلائی ہر دو وزنی دس ماشہ قیمتی بیس روپیہ مہر بذمہ خاوند مبلغ تین صد روپیہ کل جائداد موجودہ وصیت کردہ مبلغ تین صد بیس روپیہ ہے۔ میری ماہوار آمدنی کوئی نہیں ہے اور نہ کسی اور قسم کی آمد ہے۔

العبد:۔ زینب بیگم

گواہ شد:۔ محمد شاہزادہ خان مولوی فاضل خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ غلام رسول افغان بقلم خود والد موصیہ۔

نمبر ۸۰۷ء:۔ منکہ فتح محمد احمدی نثر ما ولد مولوی کرم الٰہی صاحب احمدی قوم بھٹی گھوڑا ئے پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری ماہوار تنخواہ ایک سو پانچ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی جائداد ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان وارث ہوگی۔ فقط۔ والسلام

العبد:۔ فتح محمد احمدی نثر ما عفی اللہ عنہ کلرک جنرل پوسٹ آفس کراچی۔

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن انور انچارج تحریک جدید قادیان حال وارد کراچی

گواہ شد:۔ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی۔

نمبر ۸۰۹ء:۔ منکہ ناکی بیوہ چوہدری نبی بخش صاحب قوم ملاح پیشہ زمیندارہ عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۱/۵ ساکن چک ۵۶۵ ڈاک خانہ گنگاپور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۳۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری وفات کے بعد جس قدر میری جائداد ہو اس کے پانچویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ دو راس گائے میشان قیمت ۔/۱۵۰ مبلغ ایک سو روپیہ بصورت نقد۔ کل جائداد ۲۵۰ روپے

العبد:۔ نشان انگوٹھا ناکی

گواہ شد:۔ برکت علی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ بقلم خود

گواہ شد:۔ چوہدری محمد الدین نمبردار امیر جماعت احمدیہ چک ۵۶۵ پسر موصیہ

گواہ شد:۔ حکیم محمد فیروز الدین قریشی انسپکٹر بیت المال

نمبر ۸۱۰ء:۔ منکہ نور احمد ولد میاں عطاء اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن پھمبیاں ڈاک خانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ مئی ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ اٹھارہ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت جو میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں حصہ آمد یا حصہ جائداد سے جو رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کراؤں۔

[illegible]

فروخت مکان

نظارت ہذا کے ذریعہ دو مکان قابل فروخت ہیں۔ ایک دارالامان میں مولوی عبد المغنی خان صاحب کے مکان کے قریب اور ایک دارالانوار میں۔ اول الذکر کے ساتھ کافی زمین ہے۔ خط و کتابت سے معلومات حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ خواہشمند احباب نظارت ہذا کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔

ناظر امور عامہ

آلوؤں کی فروخت

وادیٔ کانگڑہ میں آلوؤں کی کثیر مقدار جو موجودہ فصل سے حاصل ہوئی ہے۔ برائے فروخت موجود ہے۔ میدانی علاقہ کے مقابلہ میں یہاں کے نرخ کم ہیں۔ ٹھوک مال خریدنے والوں کو ایک روپیہ ۲ آنے سے ۲ روپے فی من تک آلو مل سکتے ہیں۔

مزید معلومات ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ زراعت، پالم پور ضلع کانگڑہ سے حاصل ہو سکتی ہیں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ مصدقہ حضرت مسیح موعودؑ و حکیم نور دینؓ عرصہ پینتیس ۳۵ سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے گکروں ابتدائی موتیابند۔ جالا پھولا ٹیڑ بال خارش۔ آنکھوں سے پانی جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری غرض ہر قسم کی امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ اصلی ممیرا فی تولہ جو پسا ہو ۳ روپیہ سرمہ ممیرا خاکی اول فی تولہ ۸ سرمہ سیاہ فی تولہ ۱۲ ترکیب استعمال صبح و دو دو سلائیاں سید احمد نور کابلی موجد سرمہ ممیرا قادیان۔ پنجاب

محفوظ تجارت پر روپیہ لگانے کا عمدہ موقعہ

ایک قیمتی جائداد یعنی مکان جس کی آمد کرایہ ۵۰/- روپیہ ماہوار ہے۔ اندرون قصبہ قادیان بعوض مبلغ سات ہزار روپیہ رہن باقبضہ ملتی ہے۔ سرمایہ دار اصحاب اس سے بہت جلد فائدہ اٹھائیں۔ خط و کتابت میرے نام پر ہو۔

محمد اشرف ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں دماغی کمزوری کیلئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس قدر بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنائے گی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اسکے استعمال سے بامرادین کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے یہ نہایت مقوی بہی ہے اسکی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ) نوٹ ہ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگو لیجئے ہر مرض کی مجرب دوا منگائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے ملنے کا پتہ: مولوی حکیم ثابت علی محمود و محمد شرف لکھنؤ

وصیت نمبر ۴۲۶۶

منکہ نذیر احمد ولد میاں محمد امین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن گجرات حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۲/۳۷ ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد ۴۷/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔

العبد:۔ نذیر احمد اوورسیر ایم۔ ای۔ ایس کراچی صدر

گواہ شد:۔ عبد الکریم احمدی عفی اللہ عنہ

گواہ شد:۔ عبد القادر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال کراچی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیکاروں کو مژدہ

علاقہ یو۔پی دادرہ میں خاکسار کافی عرصہ رہا ہے وہاں بیکاروں کے لئے کام کرنے کا عمدہ موقعہ ہے کام سکھانے کا میں ذمہ دار ہوں کام نہایت آسان ہے قلیل سرمایہ سے ہو سکتا ہے۔ اور دین و دنیا کے لئے فائدہ مند ہے۔ زیادہ تعلیم کی بھی ضرورت نہیں۔ انگریزی معمولی جانتا ہو اور اردو لکھ پڑھ سکتا ہو۔ فی الحال صرف دس آدمیوں کو جو یو۔پی کے ہی باشندہ ہوں کام سکھایا جائے گا۔ درخواست میں ولدیت قومیت سکونت عمر تعلیم درج ہونے کے علاوہ تصدیق کسی معتبر محلہ کی بھی ہو۔ ۱۵ر جون کے بعد پھر کوئی درخواست نہ لی جائے گی

المشتہر:۔ ڈاکٹر ایس۔ ایم عبد السمیع ایم۔ ڈی ایچ کپور تھلہ ہاؤس قادیان

ماء الذہب

سونے کے استعمال کے اور سب طریقوں سے یہ طریقہ سب سے زیادہ مؤثر ثابت ہوا ہے۔ ہر قسم کی کمزوری کے لئے سونا ایک خاص چیز ہے۔ مگر محلول سونے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے۔ کہ فوراً ہی خون میں جذب ہو کر اپنا اثر شروع کر دیتا ہے۔ اور اعضاء رئیسہ پر اس کا اثر بہت جلد معلوم ہوتا ہے۔ معدہ پر اس کا اثر غذا کی خواہش زیادہ ہونے کی صورت میں محسوس ہوتا ہے۔ سل اور دق کے مریضوں کے لئے اس کا استعمال عرق گذر عنبری کے ساتھ نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔ ضعف باہ کے مریض اس کو دید یونانی دواخانہ دہلی کے تیار کردہ شربت مفرح کے ساتھ استعمال کر کے موسم گرما میں بھی بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں

اس کے دوران استعمال میں دودھ۔ مکھن۔ وغیرہ خوب کھا سکتے ہیں۔ یہ ایک عجیب و غریب شے ہے۔ جو فوراً ہی اپنا اثر دکھاتی ہے۔

قیمت فی تولہ پندرہ روپیہ (عہ) فی ماشہ عہ

المشتہر

منیجر وید ک یونانی دواخانہ زینت محل۔ دہلی

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور یکم جون۔ مرکزی اسمبلی کے ضمنی انتخاب میں میاں عبدالعزیز ثالثوں کے فیصلہ کے مطابق مولوی ظفر علی صاحب کے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں۔ مولوی ظفر علی صاحب اور میاں عبدالعزیز صاحب نے بیگم شاہنواز ملک برکت علی اور میاں عبدالعزیز بیرسٹر کو ثالث مقرر کر کے اصرار کیا تھا۔ کہ وہ دونوں ان کے فیصلہ کے پابند ہونگے۔ آج ہر سہ ثالثان کا اجلاس ہؤا۔ اور بالاتفاق آراء قرار پایا کہ قرعہ اندازی کی جائے۔ چنانچہ قرعہ اندازی کی گئی۔ جس میں مولوی ظفر علی صاحب کا نام بر آمد ہؤا۔ لہذا فیصلہ ہؤا کہ میاں عبدالعزیز اپنی دستبرداری کا اعلان کر دیں۔

شملہ یکم جون۔ معلوم ہؤا ہے کہ تنخواہوں اور الاؤنسوں کی کمیٹی نے پنجاب اسمبلی کے ممبروں کے لئے پندرہ سو روپیہ سالانہ کی تنخواہ کی تجویز کی ہے۔ نیز کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ ممبروں کو اب بھی ریل کا وہی کرایہ دیا جائے۔ جو پہلے دیا جاتا تھا۔ یعنی فرسٹ کلاس کا ۳/۲ ۱ کرایہ۔

بمبئی یکم جون۔ بعض معمولی اکا دکا وارداتوں کے سوا آج شہر میں بالکل امن رہا۔ پولیس کرفیو آرڈر کے نفاذ کے لئے پوری سرگرمی کے ساتھ کوشش کر رہی ہے۔ جو لوگ مجرم ثابت ہوں گے انہیں سزا دے تازیانہ دی جائے۔ فساد کے دو اور زخمی آج ہسپتال میں مر گئے۔ گویا کل ہلاک شدگان کی تعداد اس وقت تک چھ تک پہنچ چکی ہے۔

لنڈن یکم جون۔ جرمنی کے جنگی جہاز پر ہسپانوی گورنمنٹ کے طیاروں کی بمباری کے انتقام کے طور پر جرمن جہازوں نے ہسپانیہ کی بندرگاہ المیریا پر شدید بمباری کی۔ اور دس گھنٹے بعد کارتھیجنا پر بم برسائے۔ لیکن اس پر بھی مطمئن نہ ہو کر جرمنی اور اٹلی عدم مداخلت کی کمیٹی سے الگ ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں برطانیہ کے وزیر خارجہ نے لنڈن میں مقیم جرمن سفیر سے ملاقات کی۔ اور امید ظاہر کی۔ کہ حکومت جرمنی کوئی ایسا اقدام نہ کرے گی۔ جس سے موجودہ صورت حالات اور زیادہ تشویشناک صورت اختیار کرے۔

راولپنڈی یکم جون۔ ہمارے صالح سے جو اطلاعات موصول ہوتی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے فرقہ وارانہ فسادات کے سلسلہ میں پچاس مسلمانوں کو گرفتار کر لیا ہے مزید تفتیش جاری ہے۔ ڈپٹی کمشنر ہزارہ خود تفتیش کر رہے ہیں۔

ٹوکیو یکم جون۔ جنرل ہیاشی کی کابینہ نے استعفیٰ داخل کر دیا ہے جنرل ہیاشی کو جدید انتخابات پارلیمنٹ میں زبردست اکثریت حاصل ہوئی تھی۔

لنڈن یکم جون۔ بارسیلونا میں اطلاع موصول ہوئی ہے کہ المیریا پر تباہی مچانے کے بعد جرمن فضائی بیڑے نے کارتھیجنا پر بمباری کی۔ لیکن برلن کے پراپیگنڈا سکرٹری نے اس اطلاع کی تردید کی ہے۔ المیریا کی تباہی کی تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۲۰ آدمی ہلاک اور ۵۰ مجروح ہوئے۔ مجروحین میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ کئی عمارات تودہ خاک بن گئیں۔ برلن میں ہر ہٹلر مارشل فان بلومبرگ۔ جنرل گورنگ اور امیر البحر رائڈر کے باہم اجلاس ہو رہے ہیں۔ بندرگاہوں پر بڑی گرمجوشی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور وہاں جنگی جہازوں کو فی الفور ہسپانوی سمندر کی طرف بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

قاہرہ یکم جون۔ حکومت مصر نے فوجی تنظیم کے پیش نظر توپ خانہ سکول اور انجینئر سکول قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اور یہ کہ بیرونی اسلحہ کی درآمد کو کم کرنے کے لئے ایک اسلحہ ساز فیکٹری کھولی جائے۔

پیرس یکم جون۔ وزیر اعظم فرانس نے ایک بیان کے دوران میں کہا کہ شام میں ترکی کے خلاف جو پراپیگنڈا ہو رہا ہے۔ اس سے حکومت فرانس کا کوئی تعلق نہیں۔ فرانس ترکی سے سیاسی فوجی اور اقتصادی اتحاد قائم کرنے کا متمنی ہے۔ اسکندرونہ کے معاملہ کو جمعیتہ اقوام کے فیصلہ کے بعد اس قدر طوالت دینی سیاسی مقاصد کے منافی ہے۔ حکومت فرانس اس سلسلہ میں اپنے سفیر کے ذریعہ حکومت ترکیہ سے گفتگوئے مصالحت کر رہی ہے

لاہور یکم جون۔ حکومت پنجاب کے محکمہ حفظان صحت کی ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں آج کل چیچک اور ہیضہ کا زور ہے اور دونوں بیماریوں کی وجہ سے حال ہی میں درجنوں اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہؤا ہے کہ ایک ہی ہفتہ میں پنجاب کے مختلف علاقوں میں ۱۱۰۶ آدمی چیچک کا شکار ہوئے اور ۲۰۴ ہلاک ہو گئے۔

شملہ یکم جون۔ ٹکی سے منزئی کو جانے والی مسافر گاڑی پر درہ پیزہ کے قریب ۲۴ مئی کو جو حملہ کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق مزید تفصیلات موصول ہوئی ہیں معلوم ہؤا ہے۔ کہ ریل گاڑی کی حفاظت کے لئے اس کے ساتھ فوج کا ایک دستہ تھا جس کے پاس مشین گنیں تھیں۔ ریل گاڑی کو ایک گروہ نے ایک مقام پر کھڑا کر لیا۔ ایک مشین گن سے ان لوگوں پر گولیاں برسائی گئیں۔ جس کے باعث ان لوگوں کو راہ فرار اختیار کرنا پڑی۔

سانٹا کلورا (کیلیفورنیا) یکم جون۔ ایک مقامی باشندہ مسٹر جو کن وان عمر ۲۷ سال ایک ایسے مرض میں مبتلا ہے۔ جس سے ان کا قد اور وزن دن بدن کم ہوتا جا رہا ہے۔ سات سال کا عرصہ ہؤا وہ موٹر کے حادثے میں زخمی ہو گیا تھا۔ حادثے سے پیشتر اس کا قد ۵ فٹ ۴ انچ تھا۔ اب اس کا قد ۴ فٹ ۱۰ انچ رہ گیا ہے۔ اور وزن ۲۵ پونڈ کم ہو گیا ہے۔

بارسیلونا یکم جون۔ کل کے فضائی حملہ میں پرامن آبادی پر سینکڑوں بم پھینکے گئے۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ اس بمباری سے ۴۶ آدمی ہلاک اور ۸۸ زخمی ہوئے۔

امرتسر یکم جون۔ خالصہ کالج کے طلباء کی ہڑتال جاری ہے۔ ہڑتالی طلباء اور کانگرسی خواتین نے صدر دروازہ پر حسب معمول پکٹنگ کیا۔ پولیس کی بھی کافی جمعیت موجود تھی۔ بابا کھڑک سنگھ مصالحت کے متعلق پرنسپل سے گفت و شنید کر رہے ہیں۔ کالج کے سٹاف کے بعض ممبروں کو تہدید آمیز چٹھیاں موصول ہو رہی ہیں۔

شکاگو یکم جون۔ کل ایک ہزار مزدوروں نے لوہے کی ایک فیکٹری پر دھاوا بول دیا۔ جس کے باعث مزدوروں کا پولیس سے تصادم ہو گیا۔ پولیس نے پہلے ہجوم کو منتشر کرنے کے لئے ہوا میں فائر کئے۔ لیکن وہ منتشر نہ ہؤا۔ آخر پولیس کو دوبارہ گولی چلانا پڑی۔ ہجوم نے پولیس پر خشت باری شروع کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ پولیس کے فائرنگ اور ہجوم کی خشت باری سے چار آدمی ہلاک ۶۳ مزدور اور ۲۳ سپاہی شدید مجروح ہوئے۔

شملہ یکم جون۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ تمام توری خیل وزیری قبائل نے حکومت سے صلح کی درخواست کی ہے۔ انہیں جواب دیا گیا ہے۔ کہ ان کے نمائندگان اگر ۵ جون کو میران شاہ میں جمع ہوں تو سرکاری حکام ان سے تبادلہ خیالات کرنے کو طیار ہیں۔ ایک اعلان مظہر ہے کہ گل امام کے اغوا شدہ ہندوؤں میں سے پٹھانوں نے دو اور کو واپس کر دیا ہے

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی